روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعرات 2 دسمبر 2004ء 19 شوال 1425 ہجری 2 فتح 1383 ھش جلد 54-89 نمبر 271

تقویٰ اور امانت

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ تمہیں زمین کے مشرق و مغرب میں فتوحات دے گا مگر ان علاقوں کے تمام عمّال جہنم میں جائیں گے سوائے اس کے جس نے تقویٰ اختیار کیا اور امانت کا حق ادا کیا-

(مسند احمد- حدیث نمبر 22030)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا تعالیٰ نے اپنی رضامندی کی جو راہیں خود ہی مقرر فرما دی ہیں وہ کچھ کم نہیں۔ خدا تعالیٰ ان باتوں سے راضی ہوتا ہے کہ انسان عفت اور پرہیز گاری اختیار کرے۔ صدق و صفا کے ساتھ اپنے خدا کی طرف جھکے۔ دنیوی کدورتوں سے الگ ہو کر تبتل الی اللہ اختیار کرے۔ خدا تعالیٰ کو سب چیزوں پر اختیار حاصل ہے۔ خشوع کے ساتھ نماز ادا کرے۔ نماز انسان کو منزہ بنا دیتی ہے۔ نماز کے علاوہ اٹھتے بیٹھتے اپنا دھیان خدا تعالیٰ کی طرف رکھے یہی اصل مدعا ہے جس کو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کی تعریف میں فرمایا ہے کہ وہ اٹھتے بیٹھتے خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور اس کی قدرتوں میں فکر کرتے ہیں۔ ذکر اور فکر ہر دو عبادت میں شامل ہیں۔ فکر کے ساتھ شکر گزاری کا مادہ بڑھتا ہے۔ انسان سوچے اور غور کرے کہ زمین اور آسمان، ہوا اور بادل، سورج اور چاند، ستارے اور سیارے، سب انسان کے فائدے کے واسطے خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں۔ فکر معرفت کو بڑھاتا ہے۔

غرض ہر وقت خدا کی یاد میں اس کے نیک بندے مصروف رہتے ہیں۔ اسی پر کسی نے کہا کہ جو دم غافل سو دم کافر۔ آجکل کے لوگوں میں صبر نہیں۔ جو اس طرف جھکتے ہیں وہ بھی ایسے مستعجل ہوتے ہیں کہ چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر ایک دم میں سب کچھ بنا دیا جائے اور قرآن شریف کی طرف دھیان نہیں کرتے کہ اس میں لکھا ہے کہ کوشش اور محنت کرنے والوں کو ہدایت کا راستہ ملتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ تمام تعلق مجاہدہ پر موقوف ہے۔ جب انسان پوری توجہ کے ساتھ دعا میں مصروف ہوتا ہے تو اس کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور وہ آستانہ الٰہی پر آگے سے آگے بڑھتا ہے تب وہ فرشتوں کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے۔

ہمارے فقراء نے بہت سی بدعتیں اپنے اندر داخل کر لی ہیں۔ بعض نے ہندوؤں کے منتر بھی یاد کئے ہوئے ہیں اور ان کو بھی مقدس خیال کیا جاتا ہے۔ ہمارے بھائی صاحب کو ورزش کا شوق تھا۔ ان کے پاس ایک پہلوان آیا تھا۔ جاتے ہوئے اس نے ہمارے بھائی صاحب کو الگ لے جا کر کہا کہ میں ایک عجیب تحفہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جو بہت ہی قیمتی ہے۔ یہ کہہ کر اس نے ایک منتر پڑھ کر ان کو سنایا اور کہا کہ یہ منتر ایسا پر تاثیر ہے کہ اگر ایک دفعہ صبح کے وقت اس کو پڑھ لیا جاوے تو پھر سارا دن نہ نماز کی ضرورت باقی رہتی ہے اور نہ وضو کی ضرورت۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے کلام کی ہتک کرتے ہیں۔ وہ پاک کلام جس میں هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ کا وعدہ دیا گیا ہے خود اسی کو چھوڑ کر دوسری طرف بھٹکتے پھرتے ہیں۔ انسان کے ایمان میں ترقی تب ہی ہو سکتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرمودہ پر چلے اور خدا پر اپنے توکل کو قائم کرے۔ ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ کو دیکھا کہ وہ کھجوریں جمع کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کس لئے ایسا کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ کل کے لئے جمع کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا توکل کے خدا پر ایمان نہیں رکھتا؟ لیکن یہ بات بلالؓ کو فرمائی ہر کسی کو نہیں فرمائی۔ اور ہر ایک کو وعظ اور نصیحت اس کی برداشت کے مطابق کیا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 246)

وقف جدید آئندہ نسلوں کو سنبھالنے کا ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا۔

جیسا کہ پہلے زور دیا تھا ہمیں قربانی کرنے والوں کی تعداد بڑھانا ہے کیونکہ جو بھی ایک دفعہ قربانی کرنے والوں کی تعداد میں شامل ہو جائے اللہ تعالیٰ کا قانون قرض حسنہ کو بڑھانے والا اس پر لاگو ہو جاتا ہے۔ اس کی نیکیاں بڑھتی ہیں۔ اموال میں برکت پڑتی ہے۔ ایسا بچہ بڑا ہوتا ہے تو جو کمائی کرتا ہے اس میں اللہ کا حصہ ڈالتا ہے۔ پس وقف جدید آئندہ نسلوں کو سنبھالنے کیلئے استعمال کریں اور کثرت سے وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھائیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جنوری 1998ء)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم ''امانت کفالت یکصد یتامیٰ'' صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں- ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے 1500 روپے ماہوار ہے- اس وقت بفضل تعالیٰ 1400 بچے یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں-

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

اک دکھیا دلگیر

تیرے در پہ آن پڑی ہے اِک مورکھ[1] دلگیر
ہاتھوں میں کشکول لئے اور چنتائیں گھمبیر
تو داتا ، تو ان داتا میں کنگلی اور فقیر
تیری ذات میں جھول نہیں میری ذات ہے لیروں لیر
اِک دوشی[2] دلگیر

مُرلی باجے۔ بنجارہ یہ گاتا جائے راگ
اُس جگ کا بھی کسب کمالے جاگ رے غافل جاگ
جیون گھوڑا سرپٹ دوڑے چُھوٹی جائے باگ
پلّے کچھ نہ رہوے گا اب اَور جو کی تاخیر
اِک دکھیا دلگیر

آپ جگا دے مولا جی اُس نِر[3] بھاگی کے بھاگ
راہ میں جس کی پھن پھیلائے بیٹھے رہویں ناگ
سرد رُتوں میں پانی برسے گرم رُتوں میں آگ
من میں بَھڑبَھڑ بھامبڑ بھڑکے نَین بہائیں نِیر
اِک مورکھ دلگیر

کچھ تقدیر کا چکر ہے کچھ کَرنی کا ہے پھل
گِردا گِرد بھی دنگے بلوے بِھیتر[4] بھی دنگل
اپنے ہی عملوں سے بندہ رہوے ہے بے کل
اپنے ہاتھوں اپنے من میں آپ اُتارے تیر
اِک دوشی دلگیر

کون کسی کو دارُو دیوے کون کسے بہلائے
کون کسی کا درد بٹائے زخموں کو سہلائے
اِک روگی بے چارا کیا دُوجوں کے روگ مٹائے
یہ بھی روئے وہ بھی روئے روئے بھگت کبیر
اِک دکھیا دلگیر

کون کسی کا سجن بیلی کون کسی کا میت
بِن مالک سچے سوہنے کے کون نبھائے پیت
جس تن لاگے سوتن جانے یو ہی جگ کی رِیت
کون کسی کا کشٹ[5] اٹھائے کون سہے ہے پیڑ
اِک مورکھ دلگیر

مکھیا ہے اِس بنس[6] قبیلے کا کِشنا مہاراج
جس کے نام کا ڈنکا چاروں کھونٹ بجے ہے آج
میں کنگلی پر میرے پُرکھا[7] کے سر پہ ہیں تاج
میرا ذات حوالہ میرے نانا، مامے، ویرِ
میں مورکھ دلگیر

میں ہوں رات اماوس[8] کی اور تو ہے نور ہی نور
اپنی جوت سے میرے من کے اندھیارے کر دور
ڈال کرپا ہم پہ بھی اب ایک نظر بھرپور
کون سنوارے تیرے بِن مولا بگڑی تقدیر
مَیں بھکشک[9] دلگیر

صاحبزادی امۃ القدوس

1۔نادان 2۔گنہگار 3۔بدقسمت 4۔اندر 5۔دکھ،تکلیف 6۔خاندان
7۔آباءواجداد،بزرگ 8۔اندھیری رات 9۔بھکاری

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

اسوہ انسان کامل ۔ نبیوں میں سب سے بزرگ اور کامیاب نبیؐ

قسط اول

محترم حافظ مظفر احمد صاحب

حضرت محمد عربی خاتم النبیین ﷺ کی عظمت کے ترانے اس وقت سے بھی پہلے گائے جا رہے تھے جب آدمؑ کا خمیر ابھی مٹی سے اٹھایا جا رہا تھا۔ آپؐ تخلیق عالم کی علت غائی تھے۔ آپؐ انبیاء کے سرتاج تھے اس لئے وہ آپؐ کی تعریف میں رطب اللسان رہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اس مبارک وجود کے لئے دعائیں کیں۔ حضرت موسیٰؑ نے اپنے مثیل ایک نبی کے برپا ہونے کا مژدہ سنایا کہ وہ فاران کی چوٹیوں سے جلوہ گر ہوگا۔ حضرت سلیمانؑ کی زبان مبارک سے ایک محبوب سرخ وسفید کی خوشخبری دی گئی اور آپؐ کا نام تک بتا دیا گیا کہ وہ ''محمدیم'' ہے۔ جس کا ترجمہ سراپا عشق انگیز کیا جاتا ہے حالانکہ اس لفظ میں نام کے ساتھ یہ اشارہ بھی تھا اس کی مدح وستائش کی جائے گی۔ یسعیاہؑ نے ایک ابدی سلامتی کے شہزادے کی نوید مسرت سنائی تو دانیالؑ نبی نے آسمانی ابدی سلطنت کی پیش از وقت اطلاع دی اور حضرت یسوع مسیحؑ نے اپنے بعد ''احمد رسول'' کی بشارت دی۔

الغرض ازل سے تمام افلاک اور سارا عالم اپنے اس مقصود حقیقی کی تلاش میں سرگرداں اس کی شان کے قصیدے گاتا ہوا رواں دواں تھا' کائنات اپنے مقصود کے لئے گردش لیل ونہار میں تھی۔ قومیں اس عظیم ہستی کے لئے دیدہ ودل فرش راہ کئے ہوئے تھیں کہ اس مبارک صد مبارک ہستی کا ورود ارض حجاز سے ہوا۔ قیصر وکسریٰ کے ایوان لرز اٹھے اور عرش یوں نغمہ سرا ہوا:

کہ اللہ یقیناً اس نبی پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی یقیناً اس کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ اے مومنو! تم بھی اس پر درود بھیجتے اور ان کے لئے دعائیں کرتے رہا کرو اور خوب جوش وخروش سے ان کے لئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔ کیونکہ آپؐ ہی خدائی فرمان لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کا مصداق ہیں کہ اگر تو نہ ہوتا تو میں کائنات کو پیدا نہ کرتا۔

یہ حضرت آمنہ کے مبارک خواب کی تعبیر تھی کہ نور عالم ان کے وجود سے ظاہر ہوا اور پھر چہار سو پھیل گیا اور اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا کا نظارہ دنیا نے دیکھا۔ حضرت آمنہ نے آپؐ کا نام الٰہی اشارہ کے مطابق ''محمدؐ'' رکھا۔ اس نام پر عربوں کا تعجب دیکھ کر ابوطالب نے سچ ہی تو کہا ''بلاشبہ میرا یہ بیٹا عظیم ہوگا۔ اس کی بہت تعریف ہوگی۔''

اور پھر ایسا ہی ہوا ملائک کو ارشاد ہوا کہ آسمانوں کو اس عظیم وجود کی تعریف سے بھر دو اور زمین میں اس کی مقبولیت پھیلا دو بندگان خدا کو حکم ہوا کہ اس ہستی پر سلام ودرود بھیجو اور بارہ گاہ رب العزت سے یہ فیصلہ صادر ہوا کہ اے محمدؐ عربی ہم نے تیرے ذکر کو بہت بلند کیا ہے۔

گویا تو عظمت ورفعت کا ایک مینار ہے اور یہ حقیقت ہے کہ رسول اللہؐ پر آج تک جس قدر سلام ودرود بھیجا گیا ساری دنیا کے انسانوں کے لئے بھی اتنی دعائیں نہ کی گئی نہ ہوں گی۔ جس قدر تعریف اور ذکر آپؐ کا ہوا اس کی نظیر لا حاصل ہے۔

قرآن شریف میں آنحضرتؐ کے ''مقام محمود'' پر فائز کئے جانے کا بھی ذکر ہے۔ جو ایسی عظیم الشان تعریف کا مقام ہے جس پر پہلے اور پچھلے سب رشک کریں گے اور بروز قیامت اس کا اظہار یوں ہوگا کہ رسول کریمؐ کو ایک سبز پوشاک پہنائی جائے گی۔ آپؐ خدا کی حمد کے ترانے گائیں گے پھر آپؐ کو شفاعت کی اجازت دی جائے گی اور آپؐ اپنی امت کی شفاعت کریں گے۔ (مسند احمد جلد 3 ص456، جلد 2 ص398، جلد 1 ص398) ظاہر ہے اس مقام محمود کا تعلق صرف آخرت سے نہیں بلکہ اس دنیا سے بھی ہے کہ آپؐ سے بڑھ کر تعریف کا مقام کسی انسان کو حاصل نہیں ہوا۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ''مجھے جبریلؑ نے کہا میں نے زمین کے مشرق اور مغرب کو پلٹ کر دیکھا تو میں نے محمدؐ سے افضل کوئی شخص نہیں پایا۔'' (دلائل النبوہ للبیہقی جلد 1 ص176)

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا:۔

''میں قیامت کے دن تمام بنی آدم کا سردار ہوں گا مگر اس پر مجھے کوئی فخر نہیں اور کوئی بھی نبی آدمؑ اور اس کے سوا ایسا نہیں۔ مگر وہ اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا۔ نیز فرمایا قیامت کے دن میں نبیوں کا امام اور ان کا خطیب اور شفاعت کرنے والا ہونگا۔ مگر بغیر کسی فخر کے۔'' ترمذی کتاب المناقب باب فضل النبیؐ)

آپؐ کی صداقت ودیانت سے متاثر ہو کر قوم نے آپؐ کو صدوق وامین کا خطاب دیا اور کوہِ صفا پر آپؐ کی پوری قوم نے بالاتفاق شہادت دی۔ ہم نے آپؐ کو ہمیشہ سچا پایا ہے۔ بلاشبہ آپؐ مکارم اخلاق اور خلق عظیم کے مالک تھے۔ اسی لئے قرآن کریم میں آپؐ کو اسوۂ حسنہ قرار دیا گیا ہے۔

آپؐ کے پاکیزہ اخلاق کے بارہ میں حضرت خدیجہؓ حضرت عائشہؓ کی شہادت نیز آپؐ کے دیگر عزیز واقارب، دوستوں اور دشمنوں تک کی گواہیاں بیان ہو چکی ہیں جن کا خلاصہ یہی ہے کہ رسول کریمؐ اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم تھے۔ بچپن سے جوانی تک ساتھ دینے والے آپؐ کے چچا ابوطالب نے بھی کہا تھا:

وَاَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَ رَامِلِ

کہ محمدؐ کے روشن چہرے کا واسطہ دے کر بارش مانگی جائے تو بادل برس پڑتے ہیں آپؐ یتیموں کے والی اور بیواؤں کے محافظ ہیں ...... آپؐ کے دشمن ابوسفیان نے شہنشاہ روم کے سامنے آپؐ کے اعلیٰ اخلاق اور صدق وامانت کی گواہی دی تو آپؐ کے چچا زاد بھائی جعفر طیارؓ نے شاہ حبشہ کے سامنے کہا تھا کہ ''خدا نے ہمارے درمیان ایسا شخص کھڑا کیا ہے جس کی سچائی' دیانت اور اخلاص ہم آزما چکے ہیں۔''

دنیا کی ہر زبان میں مختلف اقوام کے مشاہیر نے آپؐ کی سوانح عمریاں لکھیں اور آپؐ کے حالات زندگی پر بحث کی اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے اور رہے گا۔ ان غیر جانبدار اشخاص کی بے لوث تحریروں سے بھی آپؐ کی صداقت کا ثبوت ملتا ہے۔

موجودہ زمانہ میں مسٹر مائیکل ہارٹ کی کتاب ''دی ہنڈرڈ'' (The Hundred) میں پہلے نمبر پر شائع ہونے والے مضمون ''محمد۔ دنیا کا سب سے بڑا مؤثر انسان'' کا بہت چرچا ہوا ہے۔ جس میں فاضل مصنف نے اربوں انسانوں (ایک اندازہ کے مطابق بیس ملین) میں سے جو روئے زمین پر اب تک پیدا ہو چکے ہیں۔ حضور سرور پاکؐ کو سب سے مؤثر ترین انسان قرار دیتے ہوئے سو عظیم شخصیتوں کی فہرست میں نمبر 1 شخصیت قرار دیا ہے۔ جس نے تاریخ انسانی میں سب سے زیادہ اور دیرپا اثر چھوڑا ہے، ایسا اثر جس نے لوگوں کی زندگیوں کو خاص رنگ میں رنگین کیا اور دنیا کو بھی ایک خاص رنگ میں ڈھال دیا۔ مصنف لکھتا ہے:۔

My choice of Muhammad to lead the list of the world's most influential persons may surprise some readers and may be questioned by others, but he was the only man in history who was supremely successful on both the religions, and became immensely effective political leader. Today, thirteen centuries after his death, his influence is still powerful and pervasive.

The majority of the persons in this book had the advantage of being born and raised in centers of civilization, highly cultured or politically pivotal nations. Muhammad, however, was born in the year 570, in the city of Mecca, in southern Arabia, at that time a backward area of the world, far from the centers of trade, art, and learning. Orphaned at the age of six, he was reared in modest surroundings. Islamic tradition tells us that he was illiterate.......Most Arabs at the time were pagans, who believed in many gods......The Bedouin tribesmen of Arabia had a reputation as fierce warriors. But their number was small and plagued by disunity and internecine warfare, they had been no match for the larger armies of the kingdoms in the settled agricultural areas to the north. However, unified by Muhammad for the first time in history, and inspired by their fervent belief in the one true God, these small Arab armies now embarked upon one of the most astonishing series of conquests in human history......Numerically, the Arabs were no match for their opponents.....However......in a scant century of fighting, these Bedouin tribesmen, inspired by the word of the Prophet, had carved out an empire stretching from the borders of India to the Atlantic Ocean the largest empire that the world had yet seen......How, then, is one to assess the ever all impact of Muhammad on human history. Like all religions, Islam exerts an enormous influence upon the lives of its followers. It is for this

reason that the founders of the world's great religions all figure prominently in this book. Since there are roughly twice as many Christians as Muslims in the world, it may initially seem strange that Muhammad has been ranked higher than Jesus. There are two principal reasons for that decision. First, Muhammad played a far more important role in the development of Islam than Jesus did in the development of Christianity......Furthermore, Muhammad (unlike Jesus) was a secular as well as a religious leader. In fact, as the driving force behind the Arab conquests, he may well rank as the most influential political leader of all time.......Of many important historical events, one might say that they were inevitable and would have occurred even without the particular political leader who guided them........But this can not be said of the Arab conquests. Nothing similar had occurred before Muhammad, and there is no reason to believe that the conquests would have been achieved without him.

ترجمہ: میرا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دُنیا کی انتہائی مؤثر شخصیات کی فہرست میں سب سے اُوپر رکھنا شاید بعض لوگوں کے لئے حیرت ناک اور بعض کے لئے قابلِ اعتراض ہو لیکن آپؐ ہی تاریخ انسانی کی ایسی منفرد شخصیت ہیں جو دینی و دنیوی دونوں اعتبار سے انتہائی کامیاب ثابت ہوئے......محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک کمزور حیثیت سے زندگی کا آغاز کرتے ہوئے دنیا کے بڑے مذاہب میں سے ایک مذہب کی بنیاد رکھی اور اسے زندگیوں میں نافذ کیا اور پھر ایک انتہائی مؤثر کن سیاسی رہنما بن کر اُبھرے۔ آج ان کی وفات کے تیرہ صدیاں بعد بھی آپؐ کا اثر غیر معمولی طاقت اور نفوذ رکھتا ہے......اس کتاب میں زیادہ تر جن مشاہیر کا تذکرہ ہے ان کو عظیم اقوام کے بڑے مراکز میں پیدا ہونے کی برتری حاصل ہے جو اس زمانہ کی تہذیب اور سیاست میں ترقی کے اعلیٰ مقام پر تھے۔ تاہم برخلاف اس کے محمدؐ 570ء میں جنوبی عرب کے شہر مکہ میں پیدا ہوئے۔ جو اس وقت کی دنیا میں خانہ جنگی کا شکار ایک غیر مہذب علاقہ تھا۔ جو تجارتی مراکز اور علم وفن سے کہیں دور تھا......احادیث کے مطابق آپؐ چھ سال کی عمر میں یتیم ہو گئے تھے اور اس طرح آپؐ کی پرورش سادہ اور غریبانہ ماحول میں ہوئی۔ محمد خود اُمی تھے۔ عرب بت پرست تھے اور متعدد خداؤں کو مانتے تھے۔ عرب کے خانہ بدوش قبائل جنگجو مشہور تھے مگر وہ اختلافات کے باعث باہم برسرپیکار رہتے تھے۔ اس لئے وہ شمال کے سرسبز علاقے پر قابض طاقتور سلطنتوں کا مقابلہ کرنے سے قاصر تھے۔ لیکن تاریخ میں پہلی مرتبہ محمدؐ کے ماتحت متحد ہو کر اور ایک سچے خدا پر کامل ایمان سے سرشار ہو کر عرب کے یہ چھوٹے دستے انسانی تاریخ کی عظیم الشان فتوحات کے سلسلے برپا کرنے نکلے......تعداد کے لحاظ سے اپنے مدمقابل سے ان کی کوئی نسبت نہ تھی......پھر بھی ایک صدی سے بھی کم عرصہ میں ان خانہ بدوش قبائل نے محمدؐ کے پیغام سے سرشار ہو کر ایک حیرت انگیز اور عظیم سلطنت کی بنیاد رکھی جس کی حدود ہندوستان سے لے کر بحر اوقیانوس تک تھیں اور جو اس وقت تک دنیا کی سب سے بڑی سلطنت تھی......اب ہم (کسطرح) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مجموعی طور پر انسانی تاریخ پر گہرے نقوش ثبت کرنے کا جائزہ لے سکتے ہیں! دیگر تمام مذاہب کی طرح اسلام اپنے پیروکاروں کی زندگیوں پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دُنیا کے بڑے بڑے مذاہب کے بانیوں کو اس کتاب میں نمایاں جگہ دی گئی ہے۔ بلاشبہ دُنیا میں مسلمانوں کی نسبت عیسائیوں کی تعداد تقریباً دوگنا ہے۔ ابتداءً یہ تعجب انگیز خیال آ سکتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عیسیٰ (علیہ السلام) سے ارفع مقام دیا گیا ہے۔ اس فیصلہ (انتخاب) کی دو بڑی وجوہات ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ عیسیٰ (علیہ السلام) نے جو کام عیسائیت کی ترقی کے لئے کیا اُس کی نسبت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اسلام کی ترویج و اشاعت کا کام کہیں زیادہ اور مؤثر ہے......مزید برآں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عیسیٰ (علیہ السلام) کے برعکس دینی و دُنیاوی دونوں قسم کے رہنما تھے۔ دراصل عرب فتوحات کے پیچھے آپؐ کی قوتِ متحرکہ ہی تھی جس کی بناء پر آپؐ دُنیا کے عظیم ترین اور مؤثر ترین سیاسی رہنما کی مسلمہ حیثیت کے حامل بن گئے......دنیا کے اہم واقعات کے بارہ میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ کسی خاص سیاسی رہنما کے بغیر بھی ہو کر رہتے ہی تھی......لیکن عرب کی فتوحات کے بارہ میں یہ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ محمدؐ نے جو کچھ کر دکھایا اس سے پہلے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی اور کوئی وجہ نہیں کہ یقین کیا جائے کہ یہ فتوحات آپؐ کے بغیر بھی حاصل ہو سکتی تھیں۔

(A Ranking of the most influential persons of History, 1987 NY)

مسٹر پرنگل کنیڈی (Pringle Kennedy) نے اپنی انگریزی کتاب ''عربین سوسائٹی ایٹ دی ٹائم آف محمدؐ'' میں یوں تحریر کیا:۔

Muhammad was, to use a striking expression, the man of the hour. In order to understand his wonderful success, one must study the conditions of his times. Five and half centuries and more had elapsed when he was born since Jesus had come into the world. At that time, the old religions of Greece and Rome, and of the hundred and one states along the Mediterranean, had lost their vitality. In their place, Caesarism had come as a living cult. The worship of the state as personified by the reigning Caesar, such was the religion of the Roman Empire. Other religions might exist, it was true; but they had to permit this new cult by the side of them and predominant over them. But Caesarism failed to satisfy. The Eastern religions and superstitions (Egyptian, Syrian, Persian) appealed to many in the Roman world and found numerous votaries. The fatal fault of many of these creeds was that in many respects they were so ignoble...When Christianity conquered Caesarism at the commencement of the fourth century, it, in its turn, became Casarised. No longer was it the pure creed which had been taught some three centuries before. It had become largely de-spiritualized, ritualized, materialized....

How, in a few years all this was changed, how , by 650AD a great part of this world become a different world from what it had been before, is one of the most remarkable chapters in human history...This wonderful change followed, if it was not mainly caused by, the life of one man, the Prophet of Mecca...Whatever the opinion one may have of this extraordinary man....There can be no difference as to the immensity of the effect which his life has had on the history of the world. To those of us, to whom the man is everything, the milieu but little, he is the supreme instance of what can be done by one man.

''کھلے لفظوں میں (کہا جائے تو) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) زمانہ کے عظیم انسان تھے۔ آپؐ کی حیران کن کامیابی کے لئے ہمیں لازماً ان کے حالات زمانہ کو سمجھنا چاہئے۔ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے ساڑھے پانچ سو سال بعد آپؐ اس دنیا میں تشریف لائے۔ اس زمانہ میں یونان، روم اور بحیرۂ عرب کی ایک سو ایک ریاستوں کے تمام قدیم مذاھب اپنی افادیت کھو چکے تھے۔ اس کی جگہ رومن حکومت کا دبدبہ ایک زندہ حقیقت کا روپ دھار چکا تھا۔ اور شہنشاہ قیصر روم کے مطابق حکومتِ وقت کی پرستش اور اطاعت گویا رومی حکومت کا مذہب بن چکا تھا۔ یہ بجا کہ دیگر مذاہب بھی موجود تھے۔ مگر وہ اپنے مذہب کے باوجود اس نئے عوامی روش کے پابند ہو چکے تھے۔ لیکن شہنشاہیت روما دنیا کو سکون نہ دے سکی۔ چنانچہ مشرقی مذاہب اور مصر، شام اور ایران کی توہم پرستی نے رومی سلطنت میں نفوذ شروع کیا اور مذہبی لوگوں کی اکثریت کو زیر اثر کر لیا۔ ان تمام مذاہب کی مہلک خرابی یہ تھی کہ وہ کئی پہلوؤں سے قابل شرم حد تک گر چکے تھے۔ عیسائیت جس نے چوتھی صدی میں سلطنت روما کو فتح کیا تھا، رومن اقدار اپنا چکی تھی۔ اب عیسائیت وہ خالص فرقہ نہ رہا تھا جس کی تعلیم اسے تین صدیاں قبل دی گئی تھی۔ وہ سراسر غیر روحانی تمول پسند اور مادیت زدہ ہو چکی تھی۔ پھر کیسے چند ہی سالوں میں اس حالت میں ایک انقلاب پیدا ہو گیا؟ ہاں یہ کیسے ہوا کہ 650ء (محمدؐ کی بعثت کے بعد) میں دنیا کا ایک بہت بڑا خطہ پہلے کے مقابل پر ایک مختلف دنیا میں تبدیل ہو گیا۔ بلاشبہ یہ تاریخ انسانی کا ایک انتہائی شاندار باب ہے۔ پھر یہ انقلاب آگے بڑھا......انتہا پرست عیسائیوں اور مستشرقین کی مخالفانہ رائے کے باوجود ان گہرے اثرات میں کوئی کمی نہیں آ سکتی جو آپؐ کی زندگی نے تاریخ عالم پر ثبت کئے۔ ماننا پڑتا ہے کہ آپؐ (رسول اللہؐ) انسان کے برپا کردہ انقلاب کی اعلیٰ ترین مثال ہیں''۔

(Arabian Society at the time of Muhammad page 8-10,18-21)

ایس پی سکاٹ (S.P.Scott) اپنی انگریزی کتاب ''ہسٹری آف دی مورش ایمپائر ان یورپ'' میں نبی کریمؐ کی زندگی کا حاصل یوں بیان کرتے ہیں:۔

"If the object of religion be the inculcation of morals, the diminution of evil, the promotion of human happiness, the expansion of the human intellect, if the performance of good works will avail in the great day when mankind shall be summoned to its final reckoning, it is neither irreverent nor unreasonable to admit that Muhammad was indeed an apostle of God.

''اگر مذہب کا مقصد اخلاق کی ترویج، برائی کا خاتمہ انسانی خوشی وخوشحالی کی ترقی اور انسان کی ذہنی صلاحیتوں کا جلاء ہے اور اگر نیک اعمال کی جزا اس بڑے دن ملنی ہے جب تمام بنی نوع انسان قیامت کو خدا کے حضور پیش کئے جائیں گے تو پھر یہ تسلیم کرنا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بلاشبہ خدا کے رسول تھے۔ ہرگز بے بنیاد اور بے دلیل (دعویٰ) نہیں ہے۔

(S.P. Scott, History of the Moorish Empire in Europe, Page:126)

لیمرٹین اپنی کتاب ''ہسٹری آف ترکی'' میں تحریر کرتے ہیں:۔

"Philosopher, orator, apostle, legislator, warrior, conqueror of ideas, restorer of rational dogmas; the founder of twenty terrestrial empires and of one spiritual empire, that is Muhammad. As regards all standards by

which human greatness may be measured, we may ask, is there any man greater than he?"

’’فلاسفر، مقرر، رسول، قانون دان، جنگجو، ذہنوں کو فتح کرنے والا، حکمت کے اُصول قائم کرنے والا، بیس دنیوی سلطنتوں اور ایک روحانی سلطنت کا بانی یہ سب کچھ تھا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ وہ تمام معیار جن سے انسانی عظمت کا پتہ لگایا جاسکتا ہے، ان کے لحاظ سے ہم بجاطور پر یہ سوال کرسکتے ہیں کیا اس (محمدؐ) سے عظیم تر کوئی انسان (دنیا میں) ہے؟‘‘ (Lamartine, History of Turky, Page:276)

بسورتھ اسمتھ اپنی کتاب محمد اینڈ محمڈن ازم میں لکھتے ہیں:۔

We know indeed some fragments of a fragment of Christ's life but who can lift the veil of the thirty years that prepared the way for the three? What we do know indeed has renovated a third of the world, and may yet renovate much more' an ideal of life at once remote and near' possible and impossible' but how much we do not know! What do we know of his mother, of his home life, of his early friends, and his relation to them, of the gradual dawning, or, it may be, the sudden revelation, of his divine mission? How many questions about him occur to each of us that must always remain questions!

But in Mohammedanism every thing is different' here, instead of the shadowy and the mysterious, we have his story. We know as much of Mohammed as we do even of Luther and Milton. The mythical, the legendary, the supernatural is almost wanting in the original Arab authorities, or at all events can easily be distinguished from what is historical. Nobody here is the dupe of himself or of others; there is the full light of day upon all that that light can ever reach at all. "The abysmal depths of personality" indeed are, and must always remain, beyond the reach of any line and plummet of ours. But we know every thing of the external history of Mohammed his youth, his appearance, his relation, his habits; the first idea and the gradual growth, intermittent though it was, of his great revelation; while for his internal history, after his mission had been proclaimed, we have a book absolutely unique in its origin.

’’یہ صحیح ہے کہ تاریخ کی روشنی میں ہم مسیحؑ کی زندگی کے کچھ واقعات دیکھ سکتے ہیں لیکن اُن تیس سالوں سے کون پردہ اٹھا سکتا ہے جوانہوں نے (نبوت سے پہلے) گزارے جو کچھ ہم جانتے ہیں، اس نے اگرچہ دنیا کی معلومات میں کسی حدتک اضافہ کردیا ہے۔ اور آئندہ مزید انکشافات متوقع ہیں، تاہم ایک مثالی زندگی، کون جانے، کتنی قریب ہے کتنی دور! کتنی ممکن ہے اور کتنی ناممکن! ہم ابھی بہت کچھ نہیں جانتے۔ ہم اُن کی ماں کے بارے میں، ان کی گھریلو زندگی کے بارے میں، ان کے ابتدائی دوست احباب اور ان کے تعلقات باہم کے بارے میں اور اس سلسلہ میں بھلا کیا جانتے ہیں کہ مسند نبوت پر وہ بتدریج فائز ہوئے یا وحی پا کر یکدم خدائی مشن کے حامل بن گئے؟ بہر حال کتنے ہی سوال ایسے ہیں جو ہم میں سے اکثر کے ذہنوں سے ٹکراتے ہیں، مگر وہ بس سوالات ہیں، جواب کے بغیر! البتہ محمد (ﷺ) کے معاملہ میں صورت یکسر مختلف ہے۔ یہاں ہمارے پاس اندھیروں کے بجائے تاریخ کی روشنی ہے۔ ہم محمد (ﷺ) کے بارے میں اتنا ہی جانتے ہیں جتنا کہ لوتھر اور ملٹن کے بارے میں۔ یہاں واقعات کا دامن، خیال محض، قیاس، تخمین وظن، ماورائے فطرت روایات اور فسانہ وفسوں سے آلودہ ہونے کے بجائے، حقائق سے آراستہ ہے۔ اور ہم بآسانی معلوم کرسکتے ہیں کہ اصل حقیقت کیا ہے؟ یہاں کوئی شخص نہ خود اپنے آپ کو دجل و فریب میں مبتلا کرسکتا ہے نہ دوسروں کو۔ یہاں ہر چیز دن کی پوری روشنی میں جگمگا رہی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اُن کی شخصیت کے بہت سے پرت ہیں اور ان میں سے ہر ایک تک ہماری رسائی ممکن نہیں ہے تاہم محمد (ﷺ) کی زندگی کے متعلق ہم ہر چیز جانتے ہیں۔ اُن کی جوانی، اُن کی اُٹھان، اُن کے تعلقات، اُن کی عادتیں، ابتدائی حالات اور پہلی وحی کے نازل ہونے تک کا لمحہ، ذہنی سفر اور ارتقاء وغیرہ۔ نیز ان کی داخلی، باطنی زندگی کے متعلق بھی، اور یہ کہ جب اعلانِ نبوت کر چکے تو پھر ہم ایک ایسی مکمل کتاب پاتے ہیں جو اپنی ابتداء اپنی حفاظت اور متن وغیرہ کے کئی پہلوؤں کے لحاظ سے بالکل ممتاز ومنفرد ہے۔ اور اب تک ایسی کوئی معقول ومستند وجہ سامنے نہیں آئی جس کی بنیاد پر اس کتاب کے خلاف کوئی شدید اعتراض کیا جاسکے۔‘‘ (Smith, R.Bosworth, Muhammad and Mohammadanism Page 40,41 London...1876 (Secon Ed)

سرولیم میور اپنی کتاب لائف آف محمد میں لکھتے ہیں:۔

"The condition of the world at the time of the advent of Muhammad has been summed up in the Holy Quran as: 'Corruption has appeared on land and sea in consequence of people's misdeeds' (30:42). This is amply borne out by the testimony that we have cited above. Thus, it is clear that the state of the world, at the time of the advent of the Holy Prophet, called loudly for universal and comprehensive divine guidance, to be set forth in God's words, and to be illustrated by a messenger whose life would be multi-faceted and who would serve as an exemplar for mankind. Such was Muhammad. Another very striking factor in his support is that no one else even remotely approaching his stature and his qualities appeared to guide mankind at the time of its greatest need. The conclusion is irresistible that he was beyond doubt the pre-determined instrument of God for the revival of mankind."

’’محمد (ﷺ) کی بعثت کے وقت دنیا کی حالت زار کا نقشہ قرآن میں یوں پیش کیا گیا ہے کہ ’’لوگوں کے بداعمال کی وجہ سے خشکی اور تری میں فساد برپا ہوچکا ہے (30:42) اس سے ہماری بیان کردہ شہادت کی تائید ہوتی ہے اور وہ واضح ہوجاتا ہے کہ رسول اللہ کی بعثت کے وقت دنیا کی حالت بآواز بلند اس عالمی اور کامل الٰہی ہدایت کو پکار رہی تھی جو خدا کے الہامی الفاظ میں ایک ایسے رسول کے ذریعہ بیان کی جائے جس کی زندگی مختلف پہلوؤں اور جہات پر حاوی ہو اور جو بنی نوع انسان کے لئے ایک نمونہ اور اسوہ ہو، ایسے انسان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی تھے۔ آپؐ کی تائید میں ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ آپؐ کے مقام اور صلاحیتوں سے کم تر کوئی انسان بھی اس زمانہ میں بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے نہیں آیا۔ جب کہ دنیا کو اس کی انتہائی ضرورت تھی۔ جس کا ناقابل تردید نتیجہ یہی ہے کہ بلاشبہ آپؐ کا وجود انسان کی رشد وہدایت کے لئے خدا کے ہتھیار کے طور پر پہلے سے مقدر تھا۔‘‘

(Sir William Mur,Life of Muhammad)

ڈبلیو منٹگمری واٹ اپنی کتاب ’’محمد ایٹ مدینہ‘‘ میں رقمطراز ہے:۔

"The more one reflects on the history of Muhammad and of early Islam, the more one is amazed at the vastness of his achievement. Circumstances presented him with an apportunity such as few men have had, but the man was fully matched with the hour. Had it not been for his gifts as seer, statesman, and administrator and, behind these his trust in God and firm belief that God had sent him, a notable chapter in the history of mankind would have remained unwritten.

جتنا ایک انسان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ابتدائی اسلام کی تاریخ پر غور کرتا ہے اتنا ہی وہ آپؐ کی وسیع کامیابیوں کو دیکھ کر محو حیرت ہوجاتا ہے۔ حالات نے آپؐ کو وہ موقع دیا جو بہت کم ہی کسی کو میسر آیا ہوگا تاہم آپؐ کی ذات زمانے کے جملہ تقاضوں پر پوری اُترتی تھی، غیب پر اطلاع پانے، مدّبر اور منتظم ہونے کے علاوہ اگر آپؐ کا اس بات پر محکم ایمان نہ ہوتا کہ خدا نے آپؐ کو بھیجا ہے تو انسانی تاریخ کا ایک قابل ذکر باب ضبط تحریر میں آنے سے رہ جاتا‘‘ (W.Montgomery Watt, Muhammad at Medina, page:336)

ڈریپر لکھتے ہیں:۔

’’جسٹینین کی وفات کے چار سال بعد 569ء میں مکہ میں وہ آدمی پیدا ہوا جس نے انسانیت پر تمام انسانوں میں سے سب سے زیادہ اثر ڈالا‘‘

(ڈریپر، جون ولیم، اے ہسٹری آف دی انٹلیکچوئل ڈیویلپمنٹ آف یورپ لنڈن 1875ء جلد 1 ص 329)

مضمون نگار انسائیکلوپیڈیا برٹینکا لکھتا ہے:۔

"Muhammad is the most successful of all Prophets and religious personalities."

محمدؐ مذہبی شخصیات میں سے تمام نبیوں میں سب سے زیادہ کامیاب رہے۔

Encyclopaedia Britannica (11th edition, article "Koran")

سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

☆سیکرٹریان تعلیم سے گزارش ہے کہ ان طلبہ کی بھرپور رہنمائی کی جائے جنہوں نے امسال انٹرمیڈیٹ کا امتحان دیا ہے اور کسی پروفیشنل ادارے میں داخلہ کے خواہشمند ہیں اس سلسلہ میں جماعت میں قائم کمپیوٹر ایسوسی ایشن (AACP) اور آرکیٹیکٹ وانجینئرنگ ایسوسی ایشن (IAAAE) سے ادارہ جات، فیلڈ اور مستقبل کے حوالہ سے معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں اس کے علاوہ نظارت ہذا سے بھی رہنمائی حاصل کرلی جائے تاکہ مستقبل کے لئے عمدہ Planning کی جا سکے۔ اس کے علاوہ ایسے طلباء جنہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کرلیا ہے ان کا بھی جائزہ لیں کہ کیا انہوں نے آگے کالج میں داخلہ لیا ہے کہ نہیں؟ اگر مزید تعلیم جاری نہیں کررہے تو معلوم کریں کہ کیا وجوہات ہیں اور اس کے بعد جو بھی ان کی مشکلات ہوں اس کو حل کرنے کے لئے ذیلی تنظیموں یعنی لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ، انصاراللہ اور ایسے مخیّر احباب جو مالی مسائل حل کرسکتے ہوں سے تعاون حاصل کیا جائے اور نظارت تعلیم کو مساعی کی رپورٹ ارسال کی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 6

تربیت کے لئے مزاج شناسی اور موقع و محل کا لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔

مبشر احمد خالد صاحب

تربیتی امور میں مزاج شناسی کی اہمیت

تربیت اور اصلاح احوال کے سلسلہ میں مزاج شناسی کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔کوئی حکیم یا ڈاکٹر کبھی اچھا معالج ثابت نہیں ہوسکتا جب تک وہ مزاج شناس نہ ہو۔بعض اوقات مرض ایک ہی ہوتی ہے مگر مزاجوں کے فرق کی وجہ سے نسخہ بدل جاتا ہے۔ طب یونانی اور ہومیو پیتھی طریق علاج میں تو مزاج شناسی کو علاج کے سلسلہ میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ایک طرح کی بیماری کے باوجود گرم مزاج مریضوں کے لئے اور دوائی ہوتی ہے اور سرد مزاج مریضوں کے لئے کوئی اور دوائی ہوتی ہے۔ ورنہ بعض اوقات فائدہ کی بجائے نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔

چونکہ جسمانی اور روحانی دونوں نظام متوازی چل رہے ہیں لہٰذا تربیت اور اصلاح احوال کے سلسلہ میں بھی دونوں نظاموں میں بہت زیادہ مشابہت پائی جاتی ہے۔کیونکہ روحانی اور جسمانی مریض ایک ہی حکم کے تحت آتے ہیں۔لہٰذا ایک مصلح یا مربی جو روحانی امراض کا ایک روحانی ڈاکٹر ہوتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ قابل اصلاح قوم یا شخص کا پہلے نفسیاتی نقطۂ نظر سے اچھی طرح جائزہ لے کہ اس میں کون کون سی کمزوریاں پائی جاتی ہیں اور ان کمزوریوں کی وجوہات کیا ہیں؟ پس اس پہلو سے مکمل تشخیص کے بعد تربیت کے لئے قرآن و احادیث کی تعلیمات کی روشنی میں کوئی لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔

تربیت و اصلاح کا یہی وہ بنیادی تقاضا ہے جس کو پیش نظر رکھنے کی قرآن کریم میں ہمیں تلقین کی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

(اور اے رسول) تو (لوگوں کو) حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ اپنے رب کی طرف بلا اور اس طریق سے جو سب سے اچھا ہو ان سے بحث کر۔
(النحل: 126)

پس اصلاح احوال کے لئے حکمت کا پہلا زینہ ہی خرابی کی تشخیص اور مزاج شناسی ہے۔جس کے بغیر تربیت و اصلاح مشکل ہوتی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے بھی اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ:۔

لوگوں سے ان کی عقل فہم و فراست اور ان کے علمی معیار کے مطابق بات کرنی چاہئے۔

آنحضرت ﷺ کے اپنی عملی نمونہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ ہر شخص کی اس کے مزاج اور ذاتی حالات کی مناسبت سے راہنمائی فرمایا کرتے تھے۔ احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس مختلف اوقات میں مختلف لوگ آئے جنہوں نے ایک ہی سوال دریافت کیا مگر آنحضرتؐ نے ہر ایک کو ان کے ایک ہی سوال کا مختلف جواب دیا۔

پس آنحضرتؐ کے اس عملی نمونہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ چونکہ ہر انسان کا مزاج عقل، علم، فہم و فراست اور حالات مختلف ہوتے ہیں لہٰذا ہر انسان کو اس کے حالات کی مناسبت سے ہی جواب دینا چاہئے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود آنحضرتؐ کے اس عملی نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

''ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آتا ہے اور پوچھتا ہے کہ سب سے بہتر کونسی نیکی ہے۔ آپ ﷺ اس کو جواب دیتے ہیں کہ ''سخاوت'' دوسرا آکر یہی سوال کرتا ہے تو اس کو جواب ملتا ہے۔''ماں باپ کی خدمت'' تیسرا آکر یہی سوال کرتا ہے تو اس کو جواب کچھ اور ملتا ہے سوال ایک ہی ہوتا ہے۔ جواب مختلف۔ اکثر لوگوں نے یہاں پہنچ کر ٹھوکر کھائی ہے........ اس میں سر یہی تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جس قسم کا مریض آتا تھا۔ اس کے حسب حال نسخۂ شفاء بتلا دیتے تھے جس میں مثلاً بخل کی عادت تھی اس کے لئے بہترین نیکی یہی ہو سکتی تھی کہ اس کو ترک کرے جو ماں باپ کی خدمت نہیں کرتا تھا۔ بلکہ ان کے ساتھ سختی کے ساتھ پیش آتا تھا اس کو اسی قسم کی تعلیم کی ضرورت تھی کہ وہ ماں باپ کی خدمت کرے۔ طبیب کے لئے جیسا ضروری ہے کہ تشخیص عمدہ طور پر کرے۔ اسی طرح واعظ کے منصب کا یہ فرض ہے کہ وعظ و پند سے پہلے ان لوگوں کے امراض کو مدنظر رکھے جن میں وہ مبتلا ہیں۔''
(ملفوظات جلد اول ص 374)

تربیت و اصلاح کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ایک سے زیادہ کمزوریوں اور خامیوں کے پائے جانے کی صورت میں بیک وقت تمام کمزوریوں کی اصلاح کرنے کی بجائے سب سے پہلے سب سے اہم اور بنیادی کمزوری کا انتخاب کیا جائے جس کی اصلاح کے بعد دیگر تمام چھوٹی موٹی کمزوریاں خود بخود دور ہو جائیں گی۔ چنانچہ احادیث میں ایک واقعہ روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے اندر بہت ساری کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ آپ مجھے کوئی ایک ایسی نیکی بتا دیں اگر میں اس کو بجالاؤں تو میری دیگر کمزوریاں بھی دور ہو جائیں۔ اس پر آنحضرتؐ نے اسے فرمایا کہ آپ ہمیشہ سچ بولنے کا عہد کریں۔ جس پر اس صحابی نے آنحضرتؐ سے ہر حال میں سچ بولنے کا عہد کیا اور چلا گیا۔ اگلے روز صبح جب وہ شراب پینے لگا تو اسے خیال آیا کہ اگر کبھی آنحضرتؐ نے مجھ سے شراب پینے کے متعلق دریافت فرمایا تو میں کیا جواب دوں گا۔ جھوٹ تو میں نے بولنا نہیں کیونکہ میں تو آنحضرتؐ سے ہر حال میں سچ بولنے کا عہد کر چکا ہوں اور اگر میں نے سچ سچ بتا دیا کہ میں شراب پیتا ہوں۔ تو اس سے آنحضرتؐ ناراض ہوں گے۔ اس طرح وہ جب بھی کوئی خلاف شریعت کام کرنے لگتا تو اس کو آنحضرتؐ سے کیا گیا اپنا وعدہ یاد آجاتا اور وہ اس کے ارتکاب سے رک جاتا۔ اس طرح آہستہ آہستہ وہ شخص تمام خرابیوں پر کنٹرول کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک شخص کو پیش کیا اور عرض کیا کہ یہ شخص بہت گدیوں میں پھرا ہے اور بہت سے پیروں اور مشائخ کے پاس ہو آیا ہے۔ حضور اقدس نے اس شخص کو مخاطب ہو کر فرمایا:

''کہو کیا کہتے ہو۔''

اس شخص نے کہا:۔

حضور! میں بہت سے پیروں کے پاس گیا ہوں مجھ میں بعض عیب ہیں۔ اول میں جس بزرگ کے پاس جاتا ہوں تھوڑے دن رہ کر پھر چلا آتا ہوں اور طبیعت اس سے بداعتقاد ہو جاتی ہے۔ دوم۔ مجھ میں غیبت کرنے کا عیب ہے۔ سوم۔ عبادت میں دل نہیں لگتا۔ اور بھی بہت سے عیب ہیں۔

حضرت اقدس نے فرمایا:۔

''میں نے سمجھ لیا ہے اصل مرض تمہارا بے صبری کا ہے باقی جو کچھ ہے اس کے عوارض ہیں۔''
(ملفوظات جلد اول ص 528)

اسی طرح ایک موقع پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ایک شخص کا خط حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کیا جس میں دریافت کیا گیا تھا کہ مشکلات و مصائب کے وقت کیا کرنا چاہئے؟ جس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ:۔

''استغفار بہت پڑھے اور اپنے قصوروں کی اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرے۔''
(ملفوظات جلد پنجم ص 138)

ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھ پر بڑا قرض ہے جس کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا:

''توبہ استغفار کرتے رہو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو استغفار کرتا ہے اسے رزق میں کشائش دیتا ہے۔'' (ملفوظات جلد پنجم ص 434)

امرتسر سے احمد حسین صاحب کا خط حضرت اقدس کی خدمت میں آیا جس میں دل کے خوف کا علاج دریافت کیا گیا تھا۔

اس کے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا کہ:۔

''دل کی استقامت کے لئے بہت استغفار پڑھتے رہیں''۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 183)

ایک شخص نے عرض کی حضور میرے لئے دعا کریں کہ میرے ہاں اولاد ہو جائے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ:

''استغفار بہت کرو۔ اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد بھی دے دیتا ہے۔''
(ملفوظات جلد اول ص 444)

پس ثابت ہوا کہ جس طرح متعدد جسمانی امراض اور کمزوریوں کے لئے ایک ہی نسخہ کارآمد ثابت ہوتا ہے اور بعض اوقات ایک ہی بیماری کے لئے مختلف مریضوں کے لئے نسخے بھی مختلف ہوتے ہیں۔ اس طرح روحانی امراض اور کمزوریوں کے لئے بعض اوقات ایک ہی عمل متعدد کمزوریوں پر قابو پانے کے لئے کافی ہوتا ہے اور بعض اوقات ایک ہی بیماری لئے مزاجوں کے تفاوت اور فرق کے باعث ہر مریض کے لئے نسخہ مختلف تجویز کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا تربیت و اصلاح کے لئے مزاج شناسی بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔

البتہ بعض باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو کم وبیش ہر مزاج کا خاصہ اور ہر انسان میں قدر مشترک کی حیثیت رکھتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ ہر انسان اپنی بہتری اور بھلائی چاہتا ہے اس لئے اس کی فطرت کا یہ خاصہ ہے کہ اس کے اچھے کاموں کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جائے اور قدر کی جائے اور اس کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ لہٰذا تربیتی نقطۂ نظر سے یہ بہت عمدہ گر ہے کہ موقعہ محل کی مناسبت سے کسی کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ جس کے نتیجہ میں وہ شخص اپنی عزت کو قائم رکھنے کی خاطر پہلے سے بھی زیادہ کوشش کرتا ہے۔

ماہرین نفسیات نے لکھا ہے کہ تین الفاظ انسانی زندگی میں بہت بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اور وہ ہیں:۔ ``To Be Important`` طبعاً اور فطرتاً ہر انسان خوبصورت نظر آنا چاہتا ہے لہٰذا وہ اچھا لباس پہنتا ہے، اچھی گفتگو کرتا ہے، قیمتی سواری رکھتا ہے، بڑا گھر بنانا چاہتا ہے۔ بہت دولت جمع کرتا ہے۔ اونچی سوسائٹی میں اٹھنا بیٹھنا چاہتا ہے۔ بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلواتا ہے، اس تمام مساعی کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ لوگ اسے عزت دیں اور اسے اہم سمجھیں۔

دوسری بات جو انہوں نے انسانی فطرت کے متعلق لکھی ہے یہ ہے کہ محبت اور پیار سے جو بات آپ سمجھا سکتے ہیں۔ ناراضگی اور غصہ کے اظہار سے نہیں کر سکتے۔ تربیت کرنے کے لئے یہ دونوں باتیں مفید ہیں۔

ہم تھوڑی سی کوشش کر کے ہر قسم کے حالات میں خوبصورتی اور اچھائی کا پہلو نکال سکتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ آدھا گلاس خالی ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ آدھا گلاس بھرا ہوا ہے۔ بات ایک ہی ہے مگر دوسرے کا انداز مثبت اور تعمیری ہے۔ پس تربیت کرنے والوں کو چاہئے کہ زیر تربیت لوگوں کی اچھائیوں کو تلاش کریں۔ ان کی تحسین کریں، قدر دانی کریں، حوصلہ افزائی کریں، سرپرستی کریں، مگر ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ بے موقعہ یا نامناسب یا بے جا تعریف متعلقہ شخص کے لئے نقصان دہ ہو سکتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں وہ خود پسندی، خودنمائی، تکبر، غرور اور احساس برتری میں مبتلا ہو کر دوسروں کو حقیر سمجھنے لگ جاتا ہے اور ماحول میں خرابی پیدا ہو سکتی ہے۔ لہٰذا

باقی صفحہ 5 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر **39621** میں محمد احمد ولد محمد اسماعیل قوم گجر پیشہ کاشتکاری عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن L-10/3 موڑ احمد پور سیال ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ تین ایکڑ زمین واقع چک نمبر 275/رب ضلع فیصل آباد مالیتی -/375000 روپے۔ 2۔ پلاٹ برقبہ 16 مرلہ واقع چک نمبر L-10/3 موڑ احمد پور سیال ضلع جھنگ مالیتی -/300000 روپے۔ کل جائیداد -/675000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ .... روپے ماہوار بصورت .... مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/70000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد احمد چک نمبر L-10/3 احمد پور سیال ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 1 رانا محمد اکرم محمود مربی سلسلہ وصیت نمبر 27533 گواہ شد نمبر 2 رانا ارشد محمود معلم سلسلہ وصیت نمبر 30679

مسل نمبر **39622** میں سعید احمد محمود ولد محمد علی صاحب قوم تھہیم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 194/رب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد مرحوم زمین برقبہ ایک ایکڑ واقع .... مالیتی -/300000 روپے۔ 2۔ ترکہ والد مرحوم مکان برقبہ 10 مرلہ کا 1/2 حصہ واقع .... مالیتی -/500000 روپے۔ 3۔ ایک بس جس میں میرا حصہ -/300000 روپے۔ 4۔ ایک کار جس میں میرا حصہ -/125000 روپے۔ 5۔ زمین برقبہ 5 ایکڑ واقع .... -/750000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ .... روپے ماہوار بصورت .... مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/150000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سعید احمد محمود 194/رب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد ولد حفیظ احمد چک نمبر 194 لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 سعید احمد سعدی ولد بشیر احمد 194/رب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد

مسل نمبر **39623** میں بشریٰ پروین بنت حفیظ احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 40/گ ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشریٰ پروین چک نمبر 40/گ ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد ملہی وصیت نمبر 20779 گواہ شد نمبر 2 حفیظ احمد والد موصیہ

مسل نمبر **39624** میں سمیرا حفیظ بنت حفیظ احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 40/گ ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سمیرا حفیظ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد ملہی وصیت نمبر 20779 گواہ شد نمبر 2 حفیظ احمد جٹ والد موصیہ

مسل نمبر **39625** میں آصفہ محمد علی بنت محمد علی ظفر قوم ملک پیشہ طالب علمی عمر 21 سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد ہاؤس مسلم کالونی اڈہ گلبرگ رحیم یار خان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-8-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ آصفہ محمد علی احمدیہ ہاؤس مسلم کالونی اڈہ گلبرگ رحیم یار خان گواہ شد نمبر 1 شاہد محمود ولد اختر علی مسلم کالونی رحیم یار خان گواہ شد نمبر 2 اختر علی ولد نور محمد مسلم کالونی رحیم یار خان

مسل نمبر **39626** میں آفاق احمد ولد سلیم احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 14/1 دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد آفاق احمد 14/1 دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محسن علی کامران وصیت نمبر 34417 گواہ شد نمبر 2 احسن جواد وصیت نمبر 33832

مسل نمبر **39627** میں عفان احمد ولد سلیم احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 27-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عفان احمد گواہ شد نمبر 1 محسن علی کامران ولد حنیف احمد کامران 9/4 دارالصدر شمالی ربوہ وصیت نمبر 34417 گواہ شد نمبر 2 احسن جواد وصیت نمبر 33832

مسل نمبر **39628** میں نعمان انوار ولد انوار الحق قوم گجر طالب علم پیشہ عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6/6 دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نعمان انوار گواہ شد نمبر 1 محسن علی کامران وصیت نمبر 34417 گواہ شد نمبر 2 احسن جواد وصیت نمبر 33832

مسل نمبر **39629** میں بشیر احمد ولد عبد اللطیف قوم گوندل پیشہ مالی عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 16/1 کوارٹر دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1800 روپے ماہوار بصورت آمد مالی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بشیر احمد گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد کامران ولد حاجی شریف احمد 9/6 دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محسن علی کامران وصیت نمبر 34417

مسل نمبر **39630** میں دانس حیات ہادی ولد ہادی حیات قوم تھہیم پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/1 دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد دانس حیات دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 طیب احمد ہاشمی ولد منیر احمد صدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 2 حنیف احمد کامران ولد حاجی شریف احمد صدر شمالی ربوہ

مسل نمبر **39631** میں حامدہ بیگم بیوہ شریف احمد صاحب قوم راجپوت طور پیشہ خانہ داری عمر 80 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 9/6 دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-6-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ مبلغ -/500 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات 8 تولے مالیتی -/65000 روپے۔ 3۔ ترکہ خاوند صاحب -/200000 روپے۔ 4۔ 34 مرلے زمین برج بابل مالیتی -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حامدہ بیگم گواہ شد نمبر 1 محفوظ الرحمٰن ولد چوہدری عنایت اللہ 10/1 صدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 2 میر حبیب احمد ولد میر مشتاق احمد 7/8 دارالصدر شمالی ربوہ

مسل نمبر **39632** میں سلمان احمد ولد محمد اشرف اسحٰق قوم گجر پیشہ ملازمت پرائیویٹ عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 کوارٹر تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/22600 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سلمان احمد گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد ولد چوہدری محمد ابراہیم 113 نشتر پارک مغلپورہ لاہور گواہ شد نمبر 2 محمود احمد ناصر ولد عبد المالک سلام 109 علامہ اقبال روڈ لاہور

مسل نمبر **39633** میں عبد الماجد ولد عبد الحکیم قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6/9 دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبد الماجد گواہ شد نمبر 1 ظفر اللہ وصیت نمبر 16257 گواہ شد نمبر 2 محمد یونس بھٹی ولد رحمت اللہ 34/A کوارٹر صدرانجمن احمدیہ ربوہ

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 04524-212434 فیکس: 213966

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں

ولادت

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے نائب وکیل المال ثالث مکرم چوہدری لطیف احمد جھمٹ صاحب ولد چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم (وکیل القانون) کے بھانجے اور مکرم ڈاکٹر عبدالصمد صاحب ڈینٹل سرجن ولد چوہدری عزیز اللہ صاحب ایڈووکیٹ آف لوہری والا وزیرآباد کے بیٹے چوہدری عبدالعزیز صاحب وزانچ لندن یو۔کے کو مورخہ 30۔اکتوبر 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام تیمور تجبل احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری سعید احمد صاحب مرحوم ولد مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب گھمن آف سمبڑیال کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اسے نیک صالح اور خادم دین اور کام والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

ولادت

مکرم قیصر فاروق ناصر صاحب بیوت الحمد کالونی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 9 نومبر 2004ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ اس کا نام طاہر فاروق ناصر تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم ناصر فاروق صاحب سندھو مرحوم مربی سلسلہ کا بھتیجا، مکرم چوہدری محمد سلیم بھٹی صاحب مرحوم سیہون شریف سندھ کا نواسہ اور مکرم رشید احمد اختر صاحب بیوت الحمد کالونی ربوہ کا پوتا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود نیک صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

تبدیلی نام

☆ میں نے اپنا نام مبشر احمد چوہدری سے تبدیل کر کے چوہدری مبشر احمد شہود رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جاوے۔

چوہدری مبشر احمد شہود ابن چوہدری حفیظ احمد شاہد کوارٹر نمبر 94 تحریک جدید دارالنصر غربی (ب) ربوہ ضلع جھنگ

درخواست دعا

مکرم خواجہ کلیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اقبال ٹاؤن لاہور کی بیٹی طیبہ کلیم عمر 5 سال سائیکل میں پاؤں آنے سے زخمی ہو گئی ہے احباب جماعت سے جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت ربوہ لکھتے ہیں۔ مکرم محمود احمد رفیق صاحب ابن مکرم بشیر احمد رفیق صاحب سابق امام بیت الفضل لندن کو مورخہ 23 نومبر 2004ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام یوسف احمد تجویز ہوا ہے نومولود مکرم عبدالعزیز خان صاحب نائب امیر پشاور کا نواسہ ہے۔ احباب سے نومولود کی درازی عمر صحت وتندرستی اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح وتقریب شادی

مکرمہ نصیرہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری نثار احمد سراء صاحب انچارج دفتر بیوت الحمد سوسائٹی ربوہ کا نکاح مورخہ 11۔اکتوبر 2004ء بروز پیر ہمراہ مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب ولد مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب سراء آف نیویارک امریکہ مبلغ 2 لاکھ روپے حق مہر پر مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے مجلس انصاراللہ پاکستان کے احاطہ میں پڑھا۔ اس کے بعد نماز عصر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کرائی۔ اگلے دن مورخہ 12۔اکتوبر 2004ء کو مجلس انصاراللہ پاکستان کے سبزہ زار میں ہی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔ مکرمہ نصیرہ صدیقہ صاحبہ مکرم چوہدری محمد دین صاحب سراء مرحوم سابق مینیجر کریم نگر واحمد آباد سندھ کی پوتی اور مکرم چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم سابق باڈی گارڈ عملہ حفاظت کی نواسی ہیں۔ اور مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب مکرم چوہدری سردار محمد صاحب کے پوتے اور چوہدری حمید اللہ صاحب درویش قادیان کے نواسے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد لکھتے ہیں۔ محترمہ فوزیہ رضوان صاحبہ اہلیہ مکرم رضوان احمد صاحب اسلام آباد چار روز سے بے ہوش ہیں اور الشفا انٹرنیشنل اسلام آباد میں زیر علاج ہیں۔ MIR ٹیسٹ ہوا ہے۔ ایک Clot دماغ میں موجود ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے محترمہ کو کامل وعاجل شفا عطا کرے۔ تین نو عمر معصوم بچے بہت پریشان ہیں

مکرم خواجہ کلیم ماجد محمود صاحب نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ صاحبہ جوڑوں میں درد کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں چلنا پھرنا بھی مشکل ہے۔ احباب جماعت سے شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تربیتی اجتماعات واقفین نو

ضلع شیخوپورہ

مورخہ 17۔اگست 2004ء کو حلقہ خانقاہ ڈوگراں کے واقفین نو کا تربیتی اجتماع ہوا۔ علمی مقابلہ جات کروائے گئے انعامات تقسیم ہوئے۔ حاضری واقفین نو خانقاہ ڈوگراں 18، کلسیاں 10، والدین 30۔

مورخہ 29۔اگست 2004ء کو حلقہ کوٹ عبدالمالک کے واقفین نو بچوں کا تربیتی اجتماع ہوا۔ واقفین نو اور واقفات نو کے الگ الگ علمی مقابلہ جات ہوئے انعامات تقسیم کئے گئے حاضری واقفین نو 30 اور چند والدین۔

مورخہ 12 ستمبر 2004ء کو حلقہ مرید کے کے واقفین نو کا تربیتی اجتماع ہوا محترم وکیل صاحب وقف نو نے شرکت فرمائی علمی مقابلہ جات ہوئے۔ انعامات تقسیم ہوئے محترم وکیل صاحب نے مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی اور نصائح فرمائیں حاضری واقفین نو 39، واقفات نو 19، والدین 29 اور دیگر 83۔

مورخہ 19 ستمبر 2004ء کو حلقہ شاہکوٹ اور حلقہ 79 نواں کوٹ کے واقفین نو کا تربیتی اجتماع ہوا۔ محترم نائب وکیل صاحب وقف نو نے بطور مرکزی نمائندہ شرکت فرمائی علمی مقابلہ جات ہوئے انعامات تقسیم ہوئے۔ محترم نائب وکیل صاحب نے مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نصائح فرمائیں۔ حاضری 7 جماعتوں کے واقفین نو 82/108، والدین 75 اور دیگر افراد و بچے 97۔ (وکالت وقف نو ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(محترمہ امۃ المتین صاحبہ بابت ترکہ مکرم ظفر احمد مجوکہ صاحب)

محترمہ امۃ المتین صاحبہ ساکنہ مکان نمبر 20/1 دارالصدر شمالی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مکرم ملک ظفر احمد مجوکہ صاحب ابن مکرم ملک غلام حسن صاحب مجوکہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 20/1 دارالصدر ربوہ برقبہ 2 کنال 111 مربع فٹ میں سے ان کا حصہ 1 کنال 111 مربع فٹ ہے۔ ان کا یہ حصہ میرے اور میرے دو بیٹوں ملک مبارک احمد مجوکہ اور ملک نجم الحسن مجوکہ صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ امۃ المتین صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم ملک مبارک احمد صاحب مجوکہ (بیٹا)
3۔ محترمہ شازیہ پروین صاحبہ (بیٹی)
4۔ محترمہ عافیہ ظفر صاحبہ (بیٹی)
5۔ محترمہ رابعہ ظفر صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرم ملک نجم الحسن مجوکہ صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب یکم دسمبر 2004ء

طلوع فجر	5:22
طلوع آفتاب	6:48
زوال آفتاب	11:57
وقت عصر	3:34
غروب آفتاب	5:06
وقت عشاء	6:33

زری کے بہترین سوٹوں پر زبردست لوٹ سیل لگ گئی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
پاک گرلز روڈ ربوہ فون: 04524-213158

Multicolour International
Specialist In All Kind Of:
Advertising, Screen/Offset Printing, Industrial Nameplates, Stickers, Promotional Items, Holy Gifts In Metallic Mounts, Plastic Photo ID Cards
129-C Rehmanpura Lahore. Ph. 7590106
Email: multicolor13@yahoo.com

حکیم عبدالحمید اعوان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
ہر ماہ 3-4-5 تاریخ مطب P-256 فون: 041-638719
ہر ماہ 6-7 تاریخ مکان نمبر P-7/C فون: 04524-212855-212755
ہر ماہ 10-11-12 تاریخ Nw741 فون: 051-4415845
ہر ماہ 15-16-17 تاریخ 49 فون: 0451-214338
ہر ماہ 23-24 تاریخ فون: 0691-50612
ہر ماہ 25-26-27 تاریخ فون: 061-542502
مطب حمید
فون کلینک: 0431-891024-892571
فون: 0431-219065-218534

C.P.L 29